AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ناول "ابن الوقت " کے مذہبی کردارحجت الاسلام کا تجزیہ

زینت السلام
اسکالر پی ایچ۔ڈی، شعبہ لسانیات و ادبیات (اردو)قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور
ڈاکٹر تحسین بی بی
ایسوسی ایٹ پروفیسر،شعبہ لسانیات و ادبیات(اردو)،قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور

ABSTRACT:

This research paper presents an ideological analysis of the religious character Hujjat-ul-Islam in Deputy Nazir Ahmad's novel Ibn-ul-Waqt. The study explores the character's religious beliefs, moral values, and intellectual outlook in the context of British colonial rule and the social transformation of Muslim society. Hujjat-ul-Islam serves as a representative of Islamic teachings, ethical conduct, and cultural identity, while strongly opposing the blind imitation of Western civilization. Through his dialogue, behaviour, and interaction with other characters, Deputy Nazir Ahmad highlights the importance of preserving religious principles and moral integrity in a rapidly changing society. This paper argues that Hujjat-ul-Islam is not merely a religious figure but an ideological voice through which the novelist expresses his vision of faith, social reform, and the balance between tradition and modernity. The study concludes that Hujjat-ul-Islam occupies a significant position among the religious characters of Urdu fiction due to his firm commitment to Islamic values and his intellectual influence on the novel's central themes.

کلیدی الفاظ:

تہذیبی ، فکری رحجانات، نوآبادیاتی نظام، اسلامی تعلیمات، اعتقادی مزاج ، علمِ منطق ، مذہبی اقدار

ناول نگاری ایک ہمہ گیر ادبی صنف ہے جو انسانی زندگی کے انفرادی اوراجتماعی پہلوؤں کی گہرائی سے عکاسی کرتی ہے۔اس لیے ناول کے موضوعات محض ایک دائرے تک محدودنہیں رہتے بلکہ ان میں سیاسی ،سماجی ،معاشرتی مسائل کو بھی بھرپوراندازمیں پیش کیاجاتاہے۔ہرعہد کاناول نگاراپنے معاشرے کے فکری رجحانات ،اقدار،تنازعات اورتبدیلیوں کوکرداروں اور واقعات کے ذریعےمجسم کرتاہے۔ناول میں تخلیق کیے جانے والے کردارمختلف نظریات اور ذہنی میلانات کے نمائندہ ہوتے ہیں۔اردو ناول کے کئی اہم کردارمثبت فکر ،اعلیٰ اخلاق،ایثار،دیانت اوراصلاحِ معاشرہ کی علامت بن کر سامنے آتے ہیں،جب کہ بعض کردار منفی سوچ،خودغرضی ،تعصب ،مفادپرستی اوراخلاقی انحطاطگی کی نمائندگی کرتےہیں۔یہی متضادکردارنہ صرف کہانی کو فنی استحکام عطاکرتےہیں بلکہ انسانی شخصیت کی پیچیدگیوں اور معاشرتی حقیقتوں کو بھی نمایاں کرتےہیں۔اس اعتبارسے ناول کےکردارانسانی اعمال وافکار،رویوں اورنفسیاتی کیفیتوں کے آئینہ دارہوتے ہیں ۔جن کے ذریعے قاری اپنے معاشرے کی فکری و اخلاقی ساخت کوسمجھنے کے ساتھ ساتھ خیروشر،حق وباطل اورمثبت و منفی اقدارکے درمیان امتیاز بھی قائم کرتاہے۔یہی خصوصیت ناول کوانسانی زندگی کے مطالعے کاایک مؤثراورہمہ جہت ادبی وسیلہ بناتی ہے۔

اردوناول محض تفریح کاذریعہ نہیں بلکہ معاشرتی ،تہذیبی،اخلاقی اور مذہبی اقدارکا عکاس بھی ہے۔اردوناول میں دیگر اہم موضوعات کے ساتھ ساتھ مذہبی فکر ،دینی شعوریامذہبی کردارکی موجودگی نمایاں نظرآتی ہے۔چوں کہ ادب انسانی زندگی اورمعاشرت کی حقیقی تصویرپیش کرتاہے ،اس لیے مذہب جو انسانی زندگی کایک بنیادی اورمؤثرعنصرہے،فطری طور پر اردو ناول کابھی اہم موضوع بن گیاہے۔یہی وجہ ہے کہ ناول نگاروں نے مختلف ادوارمیں مذہبی شخصیات اور کرداروں کےذریعےنہ صرف اپنےعہدکےفکری ،اخلاقی اورسماجی مسائل کواجاگرکیاہے بلکہ مذہبی اقدار،اصلاح

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

معاشرہ اورانسانی کردارسازی کے مختلف پہلوؤں کوبھی اپنے فن کاحصہ بنایا اور اردوناول نگاری میں مذہبی کرداروں کامطالعہ نہایت اہم اور معنی خیزموضوع ہے۔

اردو ناول نگاری کی روایت میں سرِ فہرست نام ڈپٹی نذیراحمد کا ہے جن کے ناول مذہبی کردارنگاری کے حوالے سے اہم ہیں ان کا ایک اہم ناول "ابن الوقت" 1888 میں شائع ہوا،جو اردوناول نگاری کی تاریخ میں اصلاحی اور سماجی ناول نگاری کا ایک اہم سنگ میل سمجھاجاتاہے۔اس ناول میں برصغیرکے نوآبادیاتی ماحول ،انگریزی تہذیب و معاشرت اور مغربی طرززندگی کی اندھی تقلید کے نتائج کو نہایت حقیقت پسندانہ اندازمیں پیش کیاگیاہے۔ڈپٹی نذیر احمد نے مرکزی کردارکے ذریعے واضح کیاہےکہ اپنی قومی اورمذہبی شناحت سے دورہوکرمحض ظاہری ترقی اورمغربی تہذیب کی نقالی انسان کو فکری اورمعاشرتی بحران میں مبتلا کردیتی ہے۔یہ ناول فنی لحاظ سے ایک کامیاب ناول ہے ۔اس کاپلاٹ مربوط ،واقعات منطقی ،کردارنگاری مؤثراورمکالمےفطری ہیں،ناول کی زبان سادہ اور بامحاورہ ہے۔اصلاح مقصد اور فنی پختگی کے امتزاج نے اس ناول کواردوادب میں ایک منفرداورقابل قدرمقام عطا کیا ہے۔

ناول " ابن الوقت" میں حجت الاسلام کاکردارایک باوقار،دیندار،صاحب علم اور اعتدال پسند مذہبی کردار کے طور پر سامنےآتا ہے۔حجت الاسلام کا کردار اسلامی تعلیمات ،مشرقی تہذیب اور دینی اقدارکانمائندہ ہی نہیں بلکہ اپنی گفتگو،کرداراور طرز فکرکے ذریعے مذہب کی حقیقی روح کواجاگرکرتاہے۔وہ ایک ایسے مذہبی واعظ اورمصلحت پسندکردارکے طورپر سامنے آتاہے جو دین کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ حالات کی نزاکت کو بھی پیش نظررکھتاہے۔وہ اپنے وعظ و نصیحت کے ذریعےاسلامی اقدارکی پاسداری پر زوردیتاہے۔اس کردار کے حوالے سے انیس ناگی لکھتےہیں:

”حجت الاسلام ایک واعظ اور مصلح کردارہے۔“(1)

حجت الاسلام کا کردارمحض ظاہری مذہبیت کاقائل نہیں بلکہ دین کو اخلاق ،کردار،اعتدال اورعملی زندگی سے جوڑتا ہے ۔ وہ ابن الوقت کو مغربی تہذیب کی اندھی تقلید سےبازرہنےاوراپنی دینی وتہذیبی شناحت برقراررکھنےکی تلقین کرتاہے۔اس کردار کے ذریعے ڈپٹی نذیر احمدنے یہ واضح کیاہے کہ جدیدعلوم سے استفادہ توضروری ہے،مگراپنی مذہبی اور تہذیبی بنیادوں سے وابستگی برقراررکھنابھی اتناہی اہم ہے۔حجت الاسلام انگریزی تعلیم کی ضرورت تومحسوس کرتاتھالیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ نوجوانوں میں مذہب اور مشرقیت کوبرقراررکھناچاہتاتھاوہ اپنی تہذیبی قدروں سےدستبردارنہیں ہوناچاہتےتھے۔اس حوالے سے مسزتاج بیگم لکھتی ہیں۔

”نذیراحمد......ان لوگوں کو جنھوں نےمغربی وضع اورمعاشرت احتیار

کرلی تھی بلکل پسند نہیں کرتےتھے۔"(2)

ناول " ابن الوقت" میں حجت الاسلام کا کردار فکری توازن ،دینی بصیرت اور اخلاقی رہنمائی کی علامت کے طورپرنمایاں ہوتا ہے۔ حجت الاسلام دین اسلام کے احکام وادب کی سختی سےپابندی کرنےوالا مذہبی کردارہے ۔ ناول کے دوسرے اہم کردار ابن الوقت سے ملنے کےلیے جب حجت الاسلام ان کے گھر جاتاہے تونمازکاوقت ہونے پروہ نمازاداکرناچاہتاہے لیکن مکان کے کمروں میں ہر طرف دیواروں پرتصاویرآویزاں ہوتی ہیں۔چونکہ اسلامی روایت کے مطابق ایسی جگہ نماز اداکرنامناسب نہیں سمجھاجاتا،اس لیے حجت الاسلام مکان کے اندرنمازپڑھنےسےگریز کرتاہےاور برآمدےمیں جاکرنمازاداکرتاہے۔یہ واقعہ محض ایک مذہبی عمل نہیں بلکہ حجت الاسلام کے فکری اور اعتقادی مزاج کی عکاسی کرتاہے۔وہ دینی احکام اورشرعی اصولوں پر کسی قسم کی مصلحت یا دنیاوی تعلق کو ترجیح نہیں دیتے۔ناول میں اس کا ذکر یوں ملتا ہے:

”اچھاتونیک مردکوبھی اس طرف بلالواورکہہ دینادونوں جانمازیں گاڑی میں سے لیتےآئیں۔

یہاں نمازوغیرہ کاکچھ اہتمام معلوم نہیں ہوتا۔تمام کمروں میں جدھردیکھوں تصویریں ہی

تصویریں دکھائی دیتی ہیں۔بس یہی برآمدہ ٹھیک ہے۔“ (3)

اسلام کے احکام وادب کی سختی سےپابندی کرنےوالا مذہبی کردار حجت الاسلام نمازکےلیے ایسے پاکیزہ اورشرعی ماحول کاخواہاں ہے جہاں عبادت میں کسی قسم کی دینی قباحت نہ ہو۔مکان میں جگہ جگہ تصاویر کی موجودگی کووہ اسلامی تعلیمات کے منافی سمجھتےہوئے اسے بت خانہ قراردیتاہے۔جو اس کی مذہبی غیرت اور اسلامی اقدارسے گہری وابستگی کی علامت ہے۔اس طرح کتوں کی کثرت پر اعتراض کرتے ہوئے وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتاہے کہ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اسلامی روایت میں بعض حالات میں فرشتوں کے داخل نہ ہونے اور عبادت کے ماحول پر اثرانداز ہونے کاتصور موجود ہے۔

> ”تم کس کس بات کاانتظام کروگے ۔اول تومیری نماز ہی کاٹھکانہ نہیں ۔جس کمرے میں جاؤ تصویر،بنگلہ کیاہے خاص بت خانہ ہے۔پھرتم نے کتے اس کثرت سے پال رکھے ہیں کہ اذان تک دینے کاحکم نہیں ۔“(4)

اس اقتباس سے معلوم ہوتاہے کہ حجت الاسلام مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک سے متاثرہونےکےبجائےاسلامی تہذیب ،دینی شعائر اور مذہبی شناخت کےتحفظ کوترجیح دیتاہے۔یہ اقتباس ان کےاس فکری مؤقف کی عکاسی کرتاہے کہ مسلمان کو ہرحال میں اپنی دینی اقداراور مذہبی تشخص کوبرقراررکھناچاہیئے،خواہ اس کےلیے دنیاوی آسائشوں یاجدید طرز زندگی سے اختلاف ہی کیوں نہ کرناپڑے اسلام میں عقیدہ تقدیر اورانسانی زندگی کی محدودیت کونہایت واضح اندازمیں بیان کیا گیاہےکہ ہرانسان کی عمر اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مقرر کررکھی ہےاوراس کی وفات کاوقت صرف اللہ کی علم میں ہے۔قرآن مجید میں اس کو اس طرح بیان کیاگیاہے۔**”فاذاجاء اجلھم لایستاخرون ساعۃ ولایستقدمون“**(5) اس کےذریعےاس عقیدےکومزیدمضبوط کیاگیاہےکہ جب انسان کی مقررہ مہلت پوری ہوجاتی ہے تونہ وہ ایک لمحہ پیچھےہٹ سکتی ہے اور نہ ایک لمحہ آگےبڑھ سکتی ہے۔جیسا کہ ناول میں حجت الاسلام کےبقول :

> ”اللہ نے ہرفرد بشرکی حیات کی ایک مدت مقررکردی ہے اور اس کی مدت کی خبر بھی اپنے ہی تک رکھی ہے،کسی کو اس سے آگہی نہیں وقت سے پہلے کوئی مرنہیں سکتا۔“(6)

ناول کا یہ اقتباس انسان کو اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت ،علم مطلق اور نظام تقدیر پرایمان رکھنےکی تلقین کرتاہے۔اس میں یہ پیغام مضمرہے کہ انسان کوموت سے خوف زدہ ہونے کےبجائے اپنی زندگی کونیک اعمال ،تقویٰ اور اللہ کی اطاعت میں گزارنا چاہیئے ،کیونکہ موت کا وقت کسی کےاختیارمیں نہیں ۔یہ فکر اسلامی تعلیمات کے اس بنیادی تصور کواجاگرکرتی ہےکہ دنیاعارضی ہے ،جبکہ آخرت دائمی زندگی ہے،اس لیے انسان کواپنی تمام ترتوجہ نیکی ،اخلاق اور جواب دہی کے احساس پرمرکوز رکھنی چاہیئے۔اس حوالے سے انیس ناگی لکھتےہیں:

> ”حجت الاسلام تقدیر اور جبریت کاقائل ہے۔“(7)

دین اسلام ایک ایسامذہب ہے جو انسان کی ظاہری زندگی کے ساتھ ساتھ اس کے باطن کی بھی اصلاح کرتاہے۔اسلام انسان کو خودداری کی تعلیم دیتا ہے تاکہ وہ عزتِ نفس کےساتھ زندگی گزارے کسی کےسامنے ذلت اختیارنہ کرےاور اپنے کردار کی عظمت کوبرقراررکھے۔

اس طرح بےتکلفی اورسادگی اسلامی معاشرت کےنمایاں اوصاف ہیں۔اسلام نمودونمائش ،بناوٹ اورفضول رسم ورواج کی حوصلہ شکنی کرتاہے اورایک سادہ خلوص پرمبنی اورمتوازن طرززندگی اختیارکرنےکی تلقین کرتاہے۔اس کےساتھ توکل انسان کے دل میں اللہ پرکامل اعتمادپیداکرتاہے،جس سے وہ مشکلات اور آزمائشوں میں بھی مایوس نہیں ہوتا۔صبراسلام کی وہ بنیادی صفت ہے جوانسان کومصائب ،تکالیف اور آزمائشوں میں ثابت قدم رہنے کاحوصلہ عطاکرتی ہے۔ ناول میں اس اہم پہلو کو حجت الاسلام اس طرح بیان کرتاہے:

> ”حجت الاسلام صاحب کےبیان کے مطابق اسلام خودداری اور بےتکلفی اورسادگی اورتوکل اور صبرکامجموعہ ہے۔“(8)

اسلام محض عبادات کانام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے،جوانسان کی اخلاقی ،روحانی اورسماجی تربیت کرتاہے۔جب ایک مسلمان ان اوصاف کو اپنی زندگی کا حصہ بناتاہےتووہ ایک باوقار،متوازن اوربااخلاق شخصیت کےطورپرمعاشرےمیں نمایاں ہوتاہے۔ حجت الاسلام کے کردار کے حوالے سےصغیرافراہم لکھتےہیں:

"حجت الاسلام کے یہاں ٹھہراؤ اور غور وفکر ہے۔"(9)

ناول میں ایک موقع پرحجت الاسلام واضح کرتے ہیں کہ خداپرایمان رکھنے والاانسان لازماً تقدیر پر بھی یقین رکھتا ہے۔ کیونکہ تقدیر پرایمان خداکی قدرت ،حکمت اورمشیت پر اعتمادکامظہرہے۔

"جوشخص خداکومانتاہے،کسی مذہب کاہو،وہ ضرورتقدیرکابھی قائل ہوگا۔"(10)

یہ اقتباس انسان کے توکل ،صبراوررضائے الٰہی کے تصورکونمایاں کرتاہے۔حجت الاسلام یہ واضح کرناچاہتاہے کہ ایمان صرف خدا کے وجودکومان لینے کانام نہیں بلکہ اس کی مشیت اورفیصلوں پرکامل اعتمادبھی ایمان کالازمی جزوہے۔یہ فکرانسان کو مایوسی اور غرورسےبچاتاہے اور اسے اعتدال،امید اور اللہ پربھروساکرنےکی تعلیم دیتاہے۔حجت الاسلام کاعقیدہ ہے کہ مذہب کی اصل بنیاد صرف دنیاوی زندگی نہیں بلکہ آخرت پرایمان اور اعمال کی بازپرس کاعقیدہ ہے۔وہ استدلال پیش کرتاہے کہ اگرقیامت ،حساب کتاب اورجزاوسزاکاتصورنہ ہوتاتوانسان کےلیے دین اور مذہب کی ضرورت باقی نہ رہتی ۔یہی احساس جواب دہی انسان کونیکی اختیار کرنے،برائی سے بچنےاوراپنی زندگی کواخلاقی اصولوں کےمطابق گزارنےکی ترغیب دیتاہےجیسا کہ ناول میں وہ ذکر کرتاہے:

"اگرقیامت اورقیامت کی بازخواست نہ ہوتی تو کیوں دین ڈھونڈتےاور کس لیے
مذہب کی تلاش کرتے؟"(11)

یہاں حجت الاسلام نےاسلامی عقیدہ آخرت کی اہمیت کواجاگرکیاہے۔ان کے نزدیک قیامت اور حساب کتاب کاایمان مذہب کی روح ہے ،کیونکہ یہی عقیدہ انسان میں اخلاقی ذمہ داری ،تقویٰ اور احتسابِ نفس پیدا کرتاہے ۔وہ یہ پیغام دینا چاہتاہے کہ جب انسان یہ یقین رکھتاہے کہ اسے اپنے ہرعمل کاحساب دینا ہےتووہ انصاف ،دیانت ،نیکی اور خدا خوفی کواپنی زندگی کاحصہ بناتا ہے۔

انسان کی حقیقی خوشی دنیاوی آسائشوں ،عارضی لذتوں اور مادی خواہشات میں نہیں بلکہ دین ،ایمان اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں پوشیدہ ہے۔یہ خیال اس موقع پر ذہین میں آتاہےجب کرداردنیاکی چمک دمک اوروقتی مسرتوں کاجائزہ لیتےہوئے اس نتیجے پر پہنچتاہےکہ اگرانسان دین کو دنیا کی سب سے بڑی خوشی سمجھے گا۔دنیاکی ہرخوشی فنا ہونے والی ،محدوداوربےثبات ہے،جبکہ دین انسان کودائمی سکون ،قلبی اطمینان اورآخرت کی کامیابی عطاکرتاہے۔جیساکہ ناول میں ایک جگہ حجت الاسلام اس طرح بیان کرتاہے:

"اگرمذاق عقل صحیح ہوتودین سے بڑھ کرکسی چیز میں خوشی ہوہی نہیں سکتی۔دنیا
کی فانی ،عارضی ،چندروز،بےثبات خوشیوں کوخوشی سمجھناغلطی ہے۔"(12)

یہ اقتباس اسلامی تصورحیات کی نمائندگی کرتاہے۔جس کے مطابق دنیا صرف آرام گاہ ہےاوریہاں کی نعمتیں عارضی ہیں۔اصل کامیابی اور حقیقی مسرت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ،نیکی اور تقویٰ میں ہے۔یہاں حجت الاسلام مادیت پرستی ،دنیاپرستی اوروقتی خواہشات کی نفی کرتےہوئےانسان کو یہ پیغام دیتاہےکہ عقل سلیم کاتقاضایہی ہے کہ وہ فانی خوشیوں کے بجائے دائمی سعادت کو اختیار کرے۔یہی فکر مذہبی کردارکی روحانی بصیرت ،دینی شعوراوراسلامی اقدارسے وابستگی کونمایاں کرتی ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد کے ناول " ابن الوقت " میں حجت الاسلام کےکردارسے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ناول نگارنےمذہبی کرداروں کومحض روایتی یارسمی مذہبی شخصیات کےطورپرپیش نہیں کیا،بلکہ انہیں ایک ایسے فکری نمائندے کے طورپر سامنے لایاہے جودین، اخلاق،تقدیر،آخرت، توکل ،صبراور اسلامی تہذیب کےبنیادی تصورات کی ترجمانی کرتےہیں۔خصوصاً ناول "ابن الوقت" میں حجت الاسلام کاکردارمغربی تہذیب کی اندھی تقلیدکےمقابلے میں اسلامی اقدار،دینی غیرت اورفکری استقامت کی علامت بن کرابھرتاہے۔ان کے اقوال اور طرز عمل سے یہ واضح ہوتاہےکہ حقیقی خوشی ،خودداری اور کامیابی کاسرچشمہ دین اسلام ا ور اس کی تعلیمات ہیں۔جبکہ مادہ پرستی اورتہذیبی مرعوبیت انسان کو اپنی اصل شناخت سے دورکردیتی ہے۔اس کے علاوہ مذہبی کردارانسانی زندگی کو محض دنیاوی مفادات تک محدودنہیں رکھتےبلکہ اسے ایک اعلیٰ اخلاقی اور روحانی مقصدسے وابستہ کرتے ہیں۔ جس کی اہم مثال " حجت الاسلام " کا کردار

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہے۔اس قسم کے کرداروں کے ذریعےناول نگارنے قاری کے اندرفکری بیداری ، دینی شعوراور اخلاقی ذمہ داری کااحساس پیدا کرنےکی کامیاب کوشش کی ہے۔اس اعتبار سے یہ مذہبی کردارنہ صرف کہانی کی تشکیل میں مؤثرکرداراداکرتےہیں بلکہ اپنے افکارونظریات کےذریعےاردوناول کوایک مضبوط فکری و تہذیبی جہت بھی عطاکرتےہیں۔یہی خصوصیت ان کرداروں کواردوناول کی روایت میں منفرد اوردیرپااہمیت کے حامل بناتی ہے۔

حوالہ جات

1: انیس ناگی ،نذیراحمد کی ناول نگاری،لاہور:کاروان پبلی شر،1966ء،ص:57

2:تاج بیگم فرخی ،ڈپٹی نذیراحمد،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان پاکستان،2011ءص:106

3:نذیراحمد،ابن الوقت،لاہور:الفیصل اکیڈمی ،2000ء،ص:212

4:نذیراحمد،ابن الوقت،لاہور:الفیصل اکیڈمی ،2000ء،ص:232

5:القران،سورۃ النحل،آیٓت نمبر61

6:نذیراحمد،ابن الوقت،لاہور:الفیصل اکیڈمی ،2000ء،ص:219

7: نذیراحمد کی ناول نگاری،انیس ناگی،لاہور:کاروان پبلیشرز ،1966ء،ص:47

8:ایضاَ ،ص:238

9:صغیرافراہم،اردوناول تعریف،تاریخ اورتجزیہ،نئی دہلی: براؤن بک پبلشرز ،2016ء،ص:48

10:نذیراحمد،ابن الوقت ، ایضاَ،ص:212

11: ایضاَ، ص: 267

12: ایضاً،ص:272